سوال

(150) تہجد کی نماز کا زیادہ ثواب ہے یا نماز تراویح کا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تہجد کی نماز پڑھنے میں زیادہ ثواب ہے یا نماز تراویح پڑھنے میں؟ (سائل عاشق محمد)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تراویح اور تہجد ایک ہی نماز ہے۔ اگر رات کے آخری حصے میں باجماعت تراویح کا اہتمام ہو سکتا ہے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ ورنہ اول وقت میں باجماعت پڑھنا انفرادی طور پر رات کے آخری حصے میں پڑھنے سے بہتر ہے۔ واللہ اعلم

صحیح احادیث کے مطابق قیام رمضان (تراویح) کی مسنون تعداد صرف آٹھ رکعت اور تین وتر ہیں۔ آنحضرتﷺ رمضان وغیر رمضان میں آٹھ رکعت سے زیادہ قیام نہیں فرماتے تھے۔ کسی صحیح حدیث میں نہیں آیا کہ آپﷺ نے کسی رمضان میں کسی بھی رات میں،جماعتاً یا انفراداً آٹھ سے زائد رکعت قیام (تراویح) کیا ہو۔ آٹھ رکعت والی احادیث پیش خدمت ہیں۔

۱۔ عن عائشة رضی اللہ عنہ قَالَت: مَا کَانَ یَزِیدُ فِی رَمَضَانَ وَلَا فِی غَیرِہِ عَلَی إِحدَی عَشرَةَ رَکعَةً۔ (صحیح بخاری: ج ۱ ص ۱۵۴ باب قیام النبیﷺ۔ موطا امام محمد ۱۴۲ باب قیام شھر رمضان۔ مطبوعہ رحیمی۔ صحیح مسلم: ص ۲۰۴ ج ۱ باب صلوة اللیل وعدد الرکعات)

’’حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرتﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات مع وتر سے زیادہ قیام (تراویح) نہیں فرماتے تھے۔

۲۔ عَن جَابِرِ بنِ عَبدِ اللَّهِ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي شَهرِ رَمَضَانَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، وَأَوتَرَ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيلَةُ القَابِلَةُ اجتَمَعنَا فِي المَسجِدِ، وَرَجَونَا أَن يَخرُجَ فَيُصَلِّيَ بِنَا، فَأَقَمنَا فِيهِ حَتَّى أَصبَحنَا، فَقُلنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَجَونَا أَن تَخرُجَ فَتُصَلِّيَ بِنَا، قَالَ: «إِنِّي كَرِهتُ - أَو خَشِيتُ - أَن يُكتَبَ عَلَيكُم»۔ (رواہ الطبرانی فی الصغیر ص ۱۰۸ و محمد بن نصر المروزی (ص ۹۰) و ابن حبان و ابن خزیمة فی صحیح ھنا قال الحافظ الذھبی بعا ذکر ھذا الحدیث اسنادو وسط میزان الاعتدال: ص ۲۱۱ ج ۲)

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرتﷺ نے ایک رات ہمیں آٹھ رکعت اور وتر پڑھائے۔ ہم نے دوسری رات بھی آپﷺ کا انتظار کیا مگر آپﷺ تشریف نہ لائے۔ صبح کو آپﷺ نے فرمایا کہ اس خدشہ سے میں نے ناغہ کیا کہ قیام رمضان تم پر فرض نہ ہو جائے۔‘‘

٣۔ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ : جَاءَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ كَانَ مِنِّيَ اللَّيْلَةَ شَيْءٌ يَعْنِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ : «وَمَا ذَاكَ يَا أُبَيُّ؟»، قَالَ : نِسْوَةٌ فِي دَارِي، قُلْنَ : إِنَّا لَا نَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَنُصَلِّي بِصَلَاتِكَ، قَالَ : فَصَلَّيْتُ بِهِنَّ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ أَوْتَرْتُ، قَالَ : فَكَانَ شِبْهُ الرِّضَا وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا۔ (رواہ ابو يعلى والطبرانی فی الاوسط وقال الهيثمی فی مجمع الزوائد (ص ٧٤، ج ٢) إسنادہ حسن واخرجہ ایضا محمد بن نصر المروزی فی قیام اللیل : ص ٩٠)

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب آنحضورﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! آج کی رات مجھ سے ایک کام ہو گیا ہے، فرمایا وہ کیا؟ کہا : کچھ عورتیں میرے گھر میں جمع ہوگئیں اور قرآن نہ پڑھ سکتے کا عذر کیا تو میں نے ان کو آٹھ رکعت اور وتر پڑھا دیے۔ آپ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے اس عمل پر کوئی اعتراض نہ کیا جس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ ﷺ نے اس عمل کو پسند فرمایا۔''

وضاحت :

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ (بخاری) کو خود امام محمد تلمیذ امام ابو حنیفہ ؒ اپنی کتاب مؤطا محمد باب قیام شہر رمضان (ص ١٤٢) میں لائے ہیں۔ جس کا صاف مطلب ہے کہ مجتہد حنفیہ امام محمد ؒ کے نزدیک بھی یہ حدیث قیام رمضان (تراویح) کے بیان میں ہے، نہ کہ تہجد کے بیان میں جیسے یکہ علمائے حنفیہ اور اکابر مقلدین حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث نہ ماننے کےلئے یہ بہانہ تراشتے ہیں۔ بہر حال ہمارے نزدیک یہ تینوں احادیث اس مسئلے میں نص قطعی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی پوری عمر شریف میں وتر سمیت گیارہ رکعت قیام تراویح فرماتے رہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص490

محدث فتویٰ